

امتحانات میں کامیابی کے گُر

مولانا سلطان محمود

مدرس: جامعہ فاروقیہ، ملتان

انسانی زندگی امتحانات سے مرکب ہے، اسی لئے دنیا کو دارالامتحان کہا جاتا ہے لیکن بعض لوگ (خصوصاً علمی میدان کے شہسوار) امتحان کو بہت بڑی مصیبت گردانتے ہیں اور اس کو فضول مشق، وقت اور پیسے کا ضیاع سمجھتے ہیں حالانکہ ان کا یہ خیال درست نہ ہونے کے ساتھ ساتھ گمراہ کن بھی ہے۔ اگر ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے تو امتحان صرف امتحان نہیں بلکہ امتحان رب یعنی اللہ تعالیٰ کا احسان بھی ہے، اس لئے کوئی شخص ترقی کا کوئی بھی زینہ بغیر امتحان کے نہیں چڑھ سکتا، امتحان میں کامیاب ہو کر ہی انسان ترقی کی منازل طے کرتا ہے، آج محنت سے جی چرا کر امتحان سے گھبرانے والے ذرا ان خبروں کا جائزہ لیں جو چند دن قبل اخبارات کی زینت بنی رہیں کہ فلاں صاحب کو بغیر امتحان کے ڈگری لینے کی بنا پر سرانستادی گئی، مغلان کو نا اہل قرار دے دیا گیا۔ اگر ان لوگوں نے امتحان دیا ہوتا اور کامیابی حاصل کی ہوتی تو آج اس طرح رسوائی و خجالت ان کا مقدر نہ بنتی۔

بہر حال جب امتحان دینا ہی ہے تو اس کی تیاری بھی خوب خوب ہونی چاہیے اور اس محنت کو اچھے انداز میں زیب قرطاس کر کے ممتحن تک پہنچانا چاہیے تاکہ امتیازی نمبروں کے ساتھ کامیابی حاصل کر کے اپنے اور اپنے والدین و اساتذہ کے لئے عزت و افتخار کا ذریعہ بن سکے۔ آئیں ہم غور کرتے ہیں کہ کن طریقوں کو اپنا کر امتحان کی تیاری کی جائے اور کس انداز میں پرچہ حل کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کئے جاسکیں۔

میرے طالب علم بھائیو! ہم امتحان کی تیاری اور پرچہ حل کرنے میں بعض غلط فہمیوں اور غلطیوں کا شکار ہونے کی وجہ سے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو صرف کرنے کے باوجود اپنی توقع کے مطابق نمبر حاصل نہیں کر پاتے۔ ان سطور میں بندہ کوشش کرے گا کہ اپنے بڑوں کے تجربات کی روشنی میں امتحان کی تیاری اور پرچہ حل کرنے کے سلسلہ میں کچھ مشورے آپ کی خدمت میں پیش کرے، امید ہے کہ آپ بندہ کی رائے سے اگر اتفاق نہ کر پائے تو اختلاف بھی نہ کر سکیں گے۔

ہم امتحان کے لئے کی جانے والی جدوجہد کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں: (۱)..... امتحان کی تیاری کے لئے تیاری (۲)..... امتحان کی تیاری (۳)..... امتحان کے لئے کی گئی تیاری سے حصول ثمرات۔

امتحان کی تیاری کے لئے تیاری..... یہ بات اگر چہ آپ کو عجیب لگی رہی ہوگی کہ امتحان کی تیاری تو سمجھ میں آنے والی بات ہے لیکن امتحان کی تیاری کے لئے تیاری..... اس کا کیا مطلب ہے؟ ہم نے امتحان دینا ہے، نہ کہ کسی اکھاڑے میں اترنا ہے، لیکن آپ ذرا بندہ کی گزارشات کے لئے اپنے دل و دماغ کے راستے صاف کیجئے، ان شاء اللہ یہ بات عجیب و غریب ہونے کی بجائے حقیقت کے بالکل قریب بلکہ عین حقیقت لگے گی اس سلسلہ میں عام طور پر جو ہمارا طریقہ ہے اس میں کچھ اصلاح اور تبدیلی کی ضرورت ہے، ہم امتحان کی تیاری اس وقت شروع کرتے ہیں جب اسباق مکمل ہو جائیں اور امتحانات میں بہت تھوڑا سا وقت رہ جائے اور اتنے کم وقت میں بعض کتب کی مکمل دہرائی مشکل بلکہ ناممکن نظر آتی ہے، اس موقع پر شیطان کے وساوس کی بارش اس پر مزید ہوتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب جو نوں ماہ میں پڑھی ہے اس دن میں کیسے پوری ہو سکتی ہے، چلو اس کو چھوڑ دو جو قسمت میں لکھا ہے مل جائے گا، امید ہے کہ پاس تو ہو ہی جائیں گے اور ہم نے کونسا پاکستان میں پوزیشن لے لی ہے، چنانچہ مقدور بھر کوشش کو بھی خیر باد کہہ کر پڑھنے والوں پر فقرے کسنا شروع کر دیتے ہیں جس کی خواست نتیجہ آنے پر ظاہر ہوتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ ہم امتحان میں اچھے نمبروں کے حصول کا دماغ صرف اپنی ذاتی محنت پر رکھتے ہیں جبکہ کامیابی و کامرانی کے لئے محنت کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر عوامل بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ مرض سے شفا یابی کے لئے اچھی دوا کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا اہتمام نیز معزز صحت اشیاء سے پرہیز اور مفید غذاؤں کا استعمال بھی از حد ضروری ہے جس طرح مرض کے علاج کے لئے ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار کرنا ضروری ہے اسی طرح امتحان کی تیاری کے لئے بھی تیاری کی ضرورت ہے آئیں ہم امتحان کی تیاری کے لئے تیاری کرتے ہیں جس کے لئے ہمیں درج ذیل امور کا اہتمام و انتظام کرنا ہوگا:

(۱)..... دعاؤں کا اہتمام کہ ابھی سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا شروع کر دیں اور دعا پڑھنے کی بجائے مانگا کریں۔ ہر طالب علم کو چاہیے کہ وہ دعا کرتے وقت اپنے تمام ساتھیوں بلکہ تمام طلبہ کے لئے دعا کرے، اس لئے کہ غائب کی غائب کے لئے دعا جلدی قبول ہوتی ہے، اگر ہم اس بات پر تھوڑی سی توجہ دیں تو اس کی افادیت مزید اجاگر ہوتی ہے، دیکھیں اگر میں صرف اپنے لیے دعا کروں گا تو ایک دعا ہوگی اور اگر ہر طالب علم سب کے لئے دعا کرے گا تو ہم سب کے لئے دن میں لاکھوں مرتبہ دعا ہوگی۔ ان شاء اللہ کسی نہ کسی کی دعا کسی کے حق میں ضرور قبول ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے بڑوں سے دعاؤں کی درخواست کریں، استاد و مرشد ہوں یا والدین و سرپرست، عام طور پر اس طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی۔ خاص طور پر جن طلبہ کے والدین پڑھے لکھے نہ ہوں یا وہ عبادات کا زیادہ اہتمام نہ کرتے ہوں، ایسے طلبہ والدین سے دعاؤں کی درخواست کو فضول سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ بے وقوفی ہے، اس لئے کہ ہماری سب نیکیوں کے مقابلہ میں ان کی یہ نیکی بہت بھاری ہے کہ انہوں نے ہمیں علم دین کے لئے فارغ کیا ہے، لہذا والدین سے خوب دعاؤں کی درخواست کی جائے، خصوصاً والدہ صاحبہ کی خدمت میں عرض کیا جائے کہ اگر ان سے ہو سکے تو دو نفل پڑھ کر دعا فرمادیں، اس عاجز کا تجربہ ہے کہ والدین کی دعاؤں سے تھوڑی سی محنت بھی بہت ثمر آور ثابت ہوتی ہے، اس لئے کہ ہماری دعاؤں کی قبولیت

ہماری توجہ اور اخلاص پر منحصر ہے جبکہ والدین کی دعاؤں کی قبولیت کی گارنٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

(۲)..... نوافل کا اہتمام کریں، روزانہ کم از کم دو رکعت صلوٰۃ الحاجات اور دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر اللہ سے مانگتے رہیں، یہ

طریقہ اچھا نہیں کہ صرف امتحان کے دنوں میں جب پرچہ کا وقت شروع ہو چکا ہو اس وقت جلدی جلدی چند رکعت پڑھ لی جائیں۔

(۳)..... علم کے ساتھ معصیت و گناہ کا کوئی جوڑ نہیں ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شوگر کا مریض مہنگی اور عمدہ ترین دوا

بھی استعمال کرے اور ساتھ ناشتہ میں حلوہ پوری، دوپہر میں میٹھے چاول اور رات کے کھانے میں رس ملائی کھائے۔ اس لئے

ہمیں گناہوں سے ہر وقت دور رہنا چاہیے، خصوصاً امتحان کی تیاری کے دنوں میں اس کا اہتمام اور بھی زیادہ ہو۔ آپ اگر چہ سوچ

رہے ہوں گے کہ ہم تو مدرسہ میں ایسے ہیں جیسے کہ مرغی کے بچے مرغی کے پروں تلے، ہم بھلا مدرسہ میں رہ کر کیا گناہ کر سکتے

ہیں۔ آپ کی سوچ بالکل درست ہے، واقعہ مدرسہ کا ماحول باہر کے ماحول کے مقابلے میں ایسا ہی ہے، شیطان ہم سے وہ کام

نہیں کروا سکتا جو وہ دوسرے لوگوں سے آسانی کروا لیتا ہے، لیکن طالب کا شیطان بھی اس کے مقابلہ کا ہوتا ہے، اس پاکیزہ

ماحول میں رہ کر بھی غفلت کی وجہ سے بہت سی کوتاہیاں سرزد ہو سکتی ہیں، مثلاً: کسی کی چیز بغیر اجازت استعمال کرنا، کسی پر بے

باکانہ تبصرہ کرنا جو اکثر غیبت پر مشتمل ہوتا ہے، کتابوں، استادوں اور دیگر ذرائع علم کا ادب نہ کرنا، وقت کا ضائع کرنا جس کو ہم گناہ

ہی نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ بندہ نے اپنے استاذ محترم حضرت مولانا شبیر الحق جامی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا

یہ ارشاد گرامی متعدد مرتبہ سنا کہ ”وقت ضائع کرنا گناہ کبیرہ ہے“، اسی طرح چھوٹی چھوٹی بات پر آپس میں قطع تعلق کرنا اور سال

کے آخر کا انتظار کرنا کہ جاتے وقت ایک دوسرے سے معافی تلافی کر لیں گے، یہ بہت بری بات ہے، لہذا امتحان کی تیاری شروع

کرنے سے پہلے اگر کسی سے کوئی ناچاقی ہے تو اس سے معافی مانگ لیں۔ ان شاء اللہ اس کی بہت برکت ہوگی۔

(۴)..... یکسوئی کے ساتھ ان امور پر استقامت اختیار کرنا، دائیں بائیں کی باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پر

عزم ہو کر تیاری شروع کرنا، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم ان سب امور کا اہتمام کر کے تیاری شروع کر دیتے ہیں اور دو چار

روز میں یہ جوش ماند پڑ جاتا ہے۔ اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے۔

(۵)..... اپنے اوقات کا بغور جائزہ لیں، کھیل، آرام اور دیگر اوقات کو ترتیب دیں، حتیٰ کہ اگر استاذ محترم کسی سبق

میں تشریف نہ لائیں تو اس وقت کو ان کے انتظار میں فضول نہ گزاریں، سبق یاد کریں یا مطالعہ کریں۔ غرضیکہ جو وقت بھی

مل سکتا ہے اس کا ایک نظام الاوقات طے کریں، اگر تحریری ہو تو زیادہ بہتر ہے اور یومیہ اس کی حاضری لگائیں کہ جو اوقات

طے کئے تھے ان میں پڑھا ہے یا نہیں۔

امتحان کی تیاری:..... اب جب آپ امتحان کی تیاری کے لئے مکمل طور پر تیار ہو چکے ہیں تو درج ذیل امور آپ

کے معاون و مددگار ہو سکتے ہیں:

(۱)..... کتابوں کی مقدار اور مضامین کے مشکل و آسان ہونے کے اعتبار سے اوقات کی تقسیم کریں۔ چھوٹی اور مختصر

کتابوں کو آخری دنوں کے لئے نہ چھوڑیں بلکہ ساتھ ساتھ ساتھ ان کو بھی یاد کرتے رہیں۔ جو مضامین مختصر ہیں ان کو مکمل اور خوب یاد کر لیں، اس سلسلہ میں ہم سے عام طور پر کوتاہی ہو جاتی ہے کہ چلو یہ تو چھوٹی سی کتاب ہے، صبح جاتے ہوئے دیکھ لیں گے جبکہ اس کے نمبر برابر ہوتے ہیں، مثلاً درجہ سادہ میں خیر الاصول، سراہی، مسند امام اعظم تینوں کا ایک ایک سوال ہوتا ہے، نمبر تینوں کے برابر ہیں لیکن ہماری عدم توجہ اتنی آسانی سے حاصل ہونے والے نمبروں سے بھی محرومی کا باعث بنتی ہے۔

(۲)..... صرف وفاق کے سابقہ پرچوں پر تیاری کا مدار رکھنا اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے، لہذا اس کو کافی نہ سمجھا جائے، البتہ سوالات کا طرز و انداز دیکھنے کے لئے جس حصہ کا تکرار ہو اس میں سے آنے والے سوالات کی جزئیات کو حل کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

(۳)..... روزانہ ایک آدھ سوال کا جواب لکھ کر اپنے استاذ محترم سے رہنمائی لی جائے تاکہ آپ اپنی محنت کو صحیح انداز میں پیش کر سکیں۔ اس لئے کہ بسا اوقات عام چیز کو سلیقہ سے پیش کرنا اس کی قیمت کو بڑھا دیتا ہے اور کبھی عمدہ چیز کو غیر مہذب طریقہ سے پیش کرنا اس کی وقعت کو گرا دیتا ہے، خصوصاً جو طلبہ عربی میں پرچہ حل کریں ان کو تحریری طور پر اپنے اساتذہ سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے، تاکہ عربی کے اضافی نمبرات حاصل کئے جا سکیں، اسی طرح سے طالبات کو بھی رہنمائی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

(۴)..... امتحان کی تیاری کے دوران اپنی صحت اور غذا کا خیال رکھا جائے اور اعتدال ملحوظ خاطر رہے، بسا اوقات آرام و طعام کی بد نظمی سے طبیعت بگڑ جاتی ہے اور عین ایام امتحان میں بعض طلبہ بیمار یا سر درد کا شکار ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے پرچہ طمینان سے صحیح حل نہیں ہو پاتا۔ بہر حال بندہ کی اس گزارش کو بھی اعتدال میں رہ کر سمجھا جائے، یہ نہ ہو کہ ہر وقت سوتا ہی رہے تاکہ پرچہ حل کرتے وقت نیند نہ آئے، میرا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے۔

(۵)..... تیاری کرتے وقت کتمان علم نہ کیا جائے، اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صلاحیت و استعداد سے نوازا ہے تو اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ تعاون کریں، خصوصاً سختی مگر کمزور طلبہ کو تکرار کرانے یا کوئی مسئلہ سمجھانے میں اکٹھا ہٹ محسوس نہ کریں۔

(۶)..... تیاری کرتے وقت اپنا ہدف صرف پاس ہونا ہی مقرر نہ کریں بلکہ اعلیٰ سے اعلیٰ نمبروں میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

(۷)..... اپنی غیر تعلیمی تمام مصروفیات ترک کر دیں اور امتحان کی تیاری میں نخل تمام چیزوں سے اجتناب کریں، خصوصاً یکسوئی کے قائل اور تعلیم کے دشمن موبائل فون سے دوری اختیار کریں کہ اس کا گھنٹہ بکچ کئی گھنٹوں کو برباد کر دیتا ہے۔ اس کا بے جا اور بے ضرورت استعمال زندگی خراب کر دیتا ہے۔ اس کا ناجائز استعمال دنیا کی رسوائی اور آخرت کا عذاب بن جاتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ امتحانوں کے دنوں میں بالخصوص اس سنہری سانپ سے بچا جائے۔

(۳) امتحان کے لئے کئی گئی تیاری سے نمبروں کا حصول (پرچہ حل کرنے کا طریقہ)..... جو تیاری آپ نے کی ہے اب اس کو پیش کرنا ہے، لہذا اس کو جتنے احسن و عمدہ انداز میں پیش کریں گے اتنے ہی اعلیٰ نتائج ملیں گے۔ جیسے کوئی

فخص عمدہ اور پر تکلف کھانے کو میلے کچیلے برتنوں میں پیش کرے تو کھانے والا پسند نہ کرے گا، لیکن اگر سادہ کھانا صاف سترے برتنوں میں ادب و سلیقہ سے پیش کیا جائے تو کھانے والا تعریف کرنے پر مجبور ہو جائے گا، لہذا ہمیں بھی اپنی شب و روز کی محنت عمدہ اسلوب و انداز میں پیش کرنی چاہیے، بندہ اس حصہ کو چھ اجزاء میں تقسیم کرتا ہے:

(۱) امتحان ہال میں جانے سے پہلے:..... کتابت کی تمام ضروریات مکمل کر لیں، مثلاً: قلم، گنتہ، مارکر، پیمانہ اور اگر پین ہونے کی ضرورت ہو تو روشنی کی دوات وغیرہ۔ اس بات کی تسلی کر لیں کہ آپ کے گنتہ یا پیمانہ وغیرہ پر کسی قسم کی کوئی تحریر نہ ہو اور نہ ہی آپ کے پاس کوئی تحریر شدہ کاغذ ہو جو آپ کی شخصیت کو مشکوک بنا دے۔ ورقہ الموافقہ (رول نمبر سلپ) مدرسہ کا شناخت نامہ اپنے پاس ہونے کی یقین دہانی کر لیں۔ پرچہ کا وقت شروع ہونے سے اتنی دیر پہلے پڑھنا موقوف کر دیں کہ اطمینان سے تیاری کر کے بروقت امتحان گاہ میں پہنچ سکیں، بھاگ بھاگ پھولے سانس کے ساتھ امتحان ہال میں آنا ضمنی انتشار کا باعث ہے۔

(۲) سوالیہ پرچہ ملنے سے پہلے:..... امتحان ہال میں آ کر خاموشی سے اپنی نشست تلاش کر کے بیٹھ جائیں اور امتحان ہال میں شور شرابہ کر کے اپنے غیر سنجیدہ ہونے کا ثبوت نہ دیں۔ تشریف لانے والے نگران حضرات کو اپنے اساتذہ کا مقام دیں کیونکہ آپ کے اساتذہ بھی کسی دوسرے مدرسہ میں نگران ہو سکتے ہیں، ان حضرات کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی سے پرہیز کریں، ان کا ادب کرنا آپ کی اور آپ کے ادارہ کی عزت کا باعث ہونے کے ساتھ نصرت الہی کا ذریعہ ہوگا۔ جوابی کا پی ملنے کے بعد اس میں دی گئی خالی جگہ پر کریں جس کا طریقہ آپ کو پہلے سے معلوم ہونا چاہیے، حاشیہ وغیرہ لگائیں لیکن اس میں رنگارنگ قلم و مارکر استعمال کرنا، پھول پتیوں بنانا، آڑھی ترچھی لکیریں کھینچنا، ورق اور صلاحیت کے ضیاع کے ساتھ ساتھ آپ کے غیر سنجیدہ ہونے کی غمازی کرتا ہے، اس لئے ان تمام چیزوں سے پرہیز کریں۔ سوالیہ پرچہ ملنے تک باقی وقت اپنے اساتذہ سے تلقین شدہ اور ادو وظائف کا ورد کرتے رہیں، مثلاً: درود شریف، ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾، ﴿سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ اور سورہ الم نشرح وغیرہ۔

(۳) سوالیہ پرچہ ملنے کے بعد:..... سوالیہ پرچہ ملنے کے بعد اس کو تسلی سے دو تین مرتبہ پڑھیں، پرچہ ملنے ہی پہلے سوال کو آسان سمجھ کر لکھنا شروع کر دیں بلکہ سوالات کو اچھی طرح سمجھ کر جو سوال آپ کو مکمل آتا ہو اس کا جواب لکھنا شروع کریں۔

(۴) جوابات لکھنا:..... اس سلسلہ میں درج ذیل امور ملحوظ خاطر رہیں: جس سوال کا جواب لکھ رہے ہیں اس کا عنوان دیں۔ اگر اردو میں پرچہ لکھ رہے ہیں تو جواب سوال اول / دوم / سوم لکھیں یا جواب سوال نمبر ۱ / نمبر ۲ / یا نمبر ۳ لکھیں۔ اگر عربی میں پرچہ مل کر ہے ہیں تو السجواب عن السؤال الأول والثاني والثالث لکھیں۔ اسی طرح سوال (الف) یا (ب) یا (ج) میں سے جو مل کر رہے ہیں اس کی بھی نشاندہی کریں، مثلاً: آپ اگر تیسرا سوال پہلے حل کر رہے ہیں تو یوں لکھ سکتے ہیں: جواب سوال سوم (جز: الف)۔ سوالیہ عبارت پر اعراب لگانے کا نہ کہا گیا ہو تو عبارت نہ لکھیں۔ جوابی کا پی پر اپنا نام یا کوئی ایسا اشارہ نہ لکھیں جس سے آپ کا تعارف ہوتا ہو۔ پرچے کو کسی جگہ سے نہ پھاڑیں نہ ہی اس میں

شکمن ڈالیں۔ سوال میں موجود شقوں کا جواب لکھتے ہوئے ہر شق کے لئے ذیلی عنوان دیں، ایسا نہ ہو کہ آپ سب کچھ ملا جلا کر لکھ دیں اور ممتحن صاحب نمبرات دینے کے لئے جواب کے مطلوبہ الفاظ تلاش کرتے رہیں بلکہ عنوانات کے ذریعہ آپ ممتحن صاحب کو نمبرات کے لئے متوجہ کر رہے ہوں اور پرچہ کھولتے ہی ممتحن صاحب ایک ہی نظر میں مطلوبہ جوابات پا کر نمبرات کے ساتھ ساتھ آپ کو دعائیں بھی دیں، شقوں کی ترتیب نہ بدلیں، اگر کسی شق کا جواب متحضر نہ ہو تو سوچنے میں وقت ضائع نہ کریں بلکہ مناسب خالی جگہ چھوڑ کر آگے لکھتے رہیں اور بعد میں یاد آنے پر اس شق کا جواب لکھیں۔ جس سوال کا جواب لکھنا ہو اس کی تمام تفصیل اپنے ذہن میں مرتب کر لیں۔ موضوع سے ہٹ کر کوئی بات نہ لکھیں۔ پوچھے گئے سوالات کو اچھی طرح سمجھ کر سوال کے بنیادی نکات کا جواب لکھیں۔ ایک ہی بات کو بار بار نہ دہرائیں۔ سوال کی کوئی شق نہ چھوڑیں۔ تینوں سوال حل کریں۔ ایک سوال کو بہت لمبا کر دینا اور دوسرے کو چھوڑ دینا نمبروں میں کمی کا باعث ہو سکتا ہے۔ نقل کرنے، کروانے اور پوچھنے بتانے سے گریز کریں کیونکہ یہ خیانت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی اور آپ کے ادارہ کی بدنامی کا باعث ہے۔ اگر پرچہ میں کوئی لفظ یا عبارت غلط لکھی گئی ہو تو اس پر غلط (X) کا نشان لگا دیں۔ لکیریں لگا کر اس کو مٹانے کی کوشش میں پرچہ بدناما نہ بنایا جائے۔ ذرا انداز اراق لینے کی صورت میں ہر صفحہ پر نمبر ضرور درج کریں۔ وقت کا خاص خیال رکھیں، اس انداز سے لکھیں کہ اطمینان کے ساتھ پرچہ پر نظر ثانی کر سکیں۔ امتحان ہال سے وقت ختم ہونے کی وجہ سے نہ لکھنے کی حسرت دل میں لے کر نہ آئیں۔

نادانیاں..... بہت سے طلبہ و طالبات زیادہ نمبرات حاصل کرنے کے سلسلہ میں غلط فہمیوں کا شکار ہیں یا غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں جس کی چند صورتیں درج ذیل ہیں، مثلاً: سوال کا عنوان دینے کے بعد ”اجمالی جواب“ کا عنوان دے کر مسئلہ امور ذکر کرتے ہیں، پھر ”تفصیلی جواب“ سے جواب شروع کرتے ہیں، اس اجمالی جواب کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بعض طلبہ خصوصاً طالبات اوراق ضائع کرتے ہیں جس کی وجہ سے ممتحن کو پرچہ چیک کرنے میں الجھن ہوتی ہے بعض طلبہ و طالبات کے ذہن میں یہ بات ہے کہ اوراق جتنے زیادہ ہوں گے نمبر بھی زیادہ ہوں گے لیکن یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ یہ عاجز کئی سالوں سے پرچہ جات کی چیکنگ کے لئے حاضر ہوتا ہے، بسا اوقات پچاس صفحات لکھنے والے راسب یا بمشکل ہی کامیاب ہو پاتے ہیں۔ بعض طلبہ خصوصاً طالبات عنوانات دینے کے لئے بہت موٹا مار کر استعمال کرتے ہیں، جو چارٹ وغیرہ لکھنے کے لئے ہوتا ہے اور وہ پہلے صفحہ پر الجواب عن السؤال الاول ہی لکھ پاتے ہیں، یہ بھی درست نہیں ہے۔ کچھ طلبہ و طالبات غیر ضروری اور نہ پوچھی ہوئی تشریحات سے پرچہ کی ضخامت بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے اصل جواب بھی غلط ملط ہو جاتا ہے، کئی ایسے بھی ہوتے ہیں آدھا صفحہ حاشیہ میں ضائع کر دیتے ہیں۔ بعض طلبہ اور طالبات پرچہ کے آخر میں عجیب و غریب اور بے تکی باتیں لکھ دیتے ہیں، مثلاً: ”مجھے پاس کر دیں ورنہ میرے والدین گھر سے نکال دیں گے“، ”میرا فلاں کام بگڑ جائے گا“، ”یا“ میرے ساتھ یوں ہو جائے

گا..... ان سب خرافات کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، ان باتوں کا کوئی بھی اثر نہیں لیتا۔ بعض طلبہ جلدی پر چل کر نے کو بڑا فخر سمجھتے ہیں اور فوری طور پر جیسا جواب ذہن میں آیا اس کو لکھا، پرچہ جمع کروادیا۔ یاد رکھیں پرچہ جلدی حل کرنا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ تسلی سے خوب صاف صاف واضح کر کے لکھنا اور پھر دو تین بار نظر ثانی کر کے جمع کروانا چاہیے۔ خصوصاً آخری پرچہ میں بہت غلطی سے کام لیا جاتا ہے اس سے گریز کرنا چاہیے۔

(۵) پرچہ جمع کرانے سے پہلے:..... پرچہ جمع کرانے سے پہلے اس بات کی تسلی کر لیں کہ آپ نے تینوں سوال حل کئے ہیں، کہیں ایسا تو نہیں کہ ایک سوال کے دونوں جز کر دیے ہوں، اسی طرح آپ نے اپنا رقم الجبوس وغیرہ درست لکھا ہے، زائد اوراق کی صورت میں ترتیب درست ہے۔ ان سب باتوں کا خیال کرتے ہوئے اپنا پرچہ جمع کروائیں۔

(۶) امتحان ہال سے نکلنے سے پہلے:..... اس بات کی تسلی کر لیں کہ آپ نے اپنی حاضری کے دستخط کر دیے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے دستخط نہ ہونے کی وجہ سے آپ غیر حاضر شمار ہوں۔

یہ گزارشات اس لئے تحریر کی ہیں کہ بہت سے طلبہ محنت و کاوش، صلاحیت و استعداد کے باوجود امتحانات میں اپنی اور اپنے اساتذہ کی توقعات پر پورا نہیں اتر پاتے۔ اگر درج بالا امور کی روشنی میں اپنے اساتذہ سے مزید رہنمائی حاصل کی جائے تو امید ہے کہ امتیازی نمبروں کے ساتھ بہترین نتائج تک آپ کی رسائی ممکن ہو سکے گی۔ ان شاء اللہ..... ☆



دوائے دل کورس

(دل کے آپریشن سے پہلے ضرور آزمائیے)

دل کی تکلیف مثلاً ضعف قلب، گھبراہٹ، دل کی دھڑکن کا تیز رہنا، ہائی بلڈ پریشر، کولیسٹرول کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔

مکمل معلومات حاصل کرنے اور مزید ہر قسم کے مشورہ کیلئے رابطہ کریں

حکیم حافظ سید محمد احمد لاہور 042-35016299-0332-8477326